شکریہ اور اعلان ضروری

از

سیدنا حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد
خلیفۃ المسیح الثانی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

شکریہ اور اعلان ضروری

اللہ تعالیٰ کی عجیب در عجیب حکمت ہے کہ ابھی مشکل سے تین ماہ گزرے ہوں گے۔ کہ حضرت خلیفۃ المسیح استاذی المکرم مولانا مولوی نور الدین صاحب خلیفہ اول کے حکم کے ماتحت مجھے ایک اعلان شکریہ لکھنا پڑا تھا۔ اور آج پھر ایک اعلان شکریہ لکھنے کے لئے خدا تعالیٰ نے مجھے موقعہ دیا ہے۔ اس پہلے اعلان کا سبب یہ تھا۔ کہ ۱۹۱۲ء کی آخری سہ ماہی میں جماعت میں کچھ آثار تفرقہ تھے۔ اور بعض گمنام لوگوں نے اظہار حق نامی ٹریکٹ شائع کر کے جماعت کو خلیفہ کے خلاف بھڑکانا چاہا تھا۔ لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل نے حضرت استاذی المکرم کی دستگیری فرمائی۔ اور بجائے جماعت میں تفرقہ ہونے کے جماعت آگے سے بھی زیادہ مضبوط ہو گئی اور اس کا اخلاص اور بھی ترقی کر گیا۔ چنانچہ پچھلے سالانہ جلسہ نے یہ بات ثابت کر دی کہ خدا تعالیٰ کے کام کو کوئی نہیں روک سکتا۔ اس تائید ایزدی کو دیکھ کر حضرت مرحوم و مغفور نے مجھے حکم دیا۔ کہ میں آپ کی طرف سے ایک اعلان شکریہ شائع کر دوں۔ تاکہ وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ (الضحیٰ:۱۲) کے حکم کی تعمیل ہو جائے اس اعلان کے لکھتے وقت میرے وہم و گمان میں بھی نہ تھا۔ کہ وہی اظہار حق والا فتنہ پھر بھی کبھی اٹھے گا۔ اور اس دفعہ گمنام نہیں بلکہ شہرۂ آفاق نام ان خیالات کی تائید کرنے والے ہوں گے۔ اور یہ کہ دوبارہ یہ فتنہ پہلے سے ہزاروں درجہ بڑھ کر اپنا اثر دکھائے گا۔ مگر اللہ تعالیٰ کی مشیت پورا ہوئے بغیر نہیں رہتی۔ اور وہ جو چاہتا ہے کرتا ہے۔ اور اس کا کوئی کام حکمت سے خالی نہیں ہوتا۔ فتنہ اٹھا۔ اور پورے زور سے اٹھا۔ حتّٰی کہ کمزور طبائع سلسلہ حقہ کی سچائی میں بھی متردد ہو گئیں۔ اور ہمارے سلسلہ کے دشمنوں نے خیال نہیں بلکہ یقین کر لیا۔ کہ اب یہ سلسلہ تباہ اور برباد (نعوذ باللہ من ذلک) ہو جائے گا۔ نور الدین کی آنکھوں کا بند ہونا تھا کہ نور کی جگہ ظلمت نے لے لی اور احمدی جماعت کے

گھروں پر تاریک بادل منڈلانے لگے۔ اور ہم نے ایک دفعہ پھر اپنی آنکھوں سے یہ نظارہ دیکھا۔ کہ کس طرح بھائی بھائی سے جدا ہو جاتا ہے۔ اور بیوی خاوند سے علیحدگی اختیار کر لیتی ہے ہمارے لئے اس معلّم کی جدائی جو رات دن ہماری تعلیم و تربیت میں کوشاں رہتا تھا کچھ کم غم و اندوہ کا باعث نہ تھی کہ جماعت کے تفرقہ کی مہیب شکل نے اور بھی دل کو بے چین کر دیا۔ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی رات دن کی کوششوں اور برسوں کی آہ و زاری سے تیار کی ہوئی جماعت کا ایک ایک فرد پراگندگی کی حالت میں پھرتا ہوا دیکھنا ایسا نظارہ نہیں جس کے دوبارہ دیکھنے کی آنکھیں کبھی آرزو کریں یا دل خواہش کریں جہازوں کی تباہی کا نظارہ نہایت عبرتناک ہوتا ہے۔ لیکن اس جہاز کی تباہی دنیا کی تباہی تھی۔ کیونکہ ہر ایک جہاز اپنے اندر کے مسافروں کو ساتھ لے کر ڈوبتا ہے۔ مگر اس جہاز کا نقصان صرف اس میں سوار مسافروں کا نقصان ہی نہ تھا۔ بلکہ کل دنیا کی تباہی تھی ہر ایک ذی روح کی ہلاکت تھی۔ کیونکہ احمدی جماعت ہی ایک ایسی جماعت ہے۔ جسے خدا تعالیٰ نے اس زمانہ میں اپنے کام کے لئے چن لیا ہے اور صراط مستقیم پر صرف اسی جماعت کا قدم ہے اور خود خدا تعالیٰ نے مسیح موعودؑ کو الہام کے ذریعہ سے اس جماعت کی نسبت یہ خبر دی کہ اَللّٰھُمَّ اِنْ اَھْلَکْتَ ھٰذِہٖ الْعِصَابَۃَ فَلَنْ تُعْبَدَ فِی الْاَرْضِ اَبَدًا اے خدا اگر تو نے اس جماعت کو ہلاک کر دیا۔ تو پھر اس کے بعد اس زمین پر تیری پرستش کبھی نہ ہوگی (مئی ۱۹۰۲ء تذکرہ صفحہ ۴۳۰ ایڈیشن چہارم) پس جب کہ کل دنیا کی ہدایت اور شفاء صرف اس جماعت کے ساتھ وابستہ ہے۔ تو اس جماعت میں کسی قسم کا خلل گویا کل دنیا کے امن میں خلل کا پیدا ہونا تھا۔ پس اس خطرناک تفرقہ کو دیکھ کر جو آخر مارچ و اوائل اپریل میں اس جماعت میں نمودار تھا۔ ہر ایک دردمند دل اندر ہی اندر بیٹھا جاتا تھا۔ اور بہت تھے جو موت کو زندگی پر ترجیح دیتے تھے اور ان کے دل بے اختیار اس بات کی آرزو کرتے تھے کہ کاش زندوں کی بجائے ہم وفات یافتہ گروہ میں شامل ہوں۔

یہ تفرقہ جس طرح دلوں کو ٹکڑے ٹکڑے کر رہا تھا اسی طرح چشم بصیرت رکھنے والوں کے لئے ایک خوشی کا باعث بھی تھا۔ کیونکہ وہ دیکھ رہے تھے کہ یہ افتراق کسی عظیم الشان اتحاد کا پیش خیمہ ہے اور یہ جدائی بہت بڑے ملاپ کی خبر دے رہی ہے اور خدا نے ایسا ہی کیا۔ اس کے فضل نے پھر ہماری دستگیری کی اور ایک دفعہ پھر اپنے زندہ اور موجود ہونے کا ثبوت ہمیں دے دیا۔ دلوں کا درست کرنا کسی انسان کا کام نہیں۔ اللہ تعالیٰ تو آنحضرت ﷺ کی نسبت بھی فرماتا ہے کہ لَوْ اَنْفَقْتَ مَا فِی الْاَرْضِ جَمِیْعًا مَّآ اَلَّفْتَ بَیْنَ قُلُوْبِھِمْ وَلٰکِنَّ اللّٰہَ اَلَّفَ بَیْنَھُمْ اِنَّہٗ عَزِیْزٌ

حَکِیْمٌ (الانفال: ۶۴) اگر تو دنیا کا سب مال و متاع خرچ کر دیتا۔ تو بھی ان لوگوں کو متحد نہیں کر سکتا تھا۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے ان کو متحد کر دیا۔ اور اس پر کیا مشکل تھا وہ تو غالب اور حکمت والا خدا ہے۔

پس میری کچھ ہستی نہ تھی۔ کہ میں اس طوفان بے تمیزی کو روک سکتا۔ اس قدر تفرقہ کو دور کرنا انسان کا کام نہیں۔ یہ تو عزیز و حکیم خدا ہی کر سکتا ہے اور اس نے ایسا کر دیا۔ میں جانتا ہوں کہ ابھی بعض جگہ تفرقہ باقی ہے۔ اور ایک قلیل حصہ جماعت کا اتحاد کی رسی میں ابھی تک پرویا نہیں گیا۔ اور کوئی شخص کہہ سکتا ہے کہ ابھی تک تو جماعت میں اتحاد نہیں ہؤا پس ابھی سے خوش ہونا اور خدا تعالیٰ کا شکر کرنا بے محل اور بے موقعہ ہے۔ مگر اس نادان کو کیا معلوم کہ بقیہ گروہ کو بھی ساتھ ملانے کا یہی طریق ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ کا شکریہ ادا کریں کیونکہ خود وہی ذات پاک یوں فرماتی ہے۔ لَئِنْ شَکَرْتُمْ لَاَزِیْدَنَّکُمْ وَلَئِنْ کَفَرْتُمْ اِنَّ عَذَابِیْ لَشَدِیْدٌ (ابراھیم: ۸) قسم ہے مجھے اپنی ذات کی کہ اگر تم شکر کرو گے تو میں اور بھی دوں گا۔ اور اگر ناشکری کرو گے تو میرا عذاب بھی بہت سخت ہے (نَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ عَذَابِہٖ)

پس اے میرے دوستو! اور پیارو! آؤ ہم سب مل کر اللہ تعالیٰ کے اس احسان کا شکریہ ادا کریں۔ کہ جدائی کے بعد اس نے ہمیں ملا دیا۔ پراگندگی کے بعد جمع کر دیا۔ تاکہ اس سے اور بھی زیادہ مانگنے کے مستحق ہوں۔ اور عرض کر سکیں کہ الٰہی اب اپنے وعدہ کے مطابق بقیہ بھیڑوں کو بھی اس گلہ میں لا کر ملا دیجئے۔ اَللّٰھُمَّ اٰمِیْن۔ خدا تعالیٰ کے وعدے سچے ہیں اور وہ جھوٹے وعدے نہیں کرتا۔ اور جو شخص اس کے وعدوں پر ایمان نہیں لاتا اور اس کا دل یقین سے نہیں بھرتا وہ اپنے ایمان کی خبر لے کہ اس کا دل شیطان کے پنجہ میں مبتلاء ہے۔ جب خدا تعالیٰ نے وعدہ کیا ہے کہ شکر کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ اور بھی دیتا ہے۔ تو آؤ ہم اپنے مولیٰ کا شکر کریں۔ اور اس کی حمد و ثناء کے گیت گائیں۔ اور اس کے حضور میں سجدہ کریں تا اس کا فضل جوش مارے اور رہے سہے غم بھی جاتے رہیں۔

میں اپنے مولیٰ کے احسانات کا شکریہ کس منہ سے ادا کروں۔ اور اس کے احسانات کو کس زبان سے گنوں کہ میرا منہ اور میری زبان اس کام کو پورا نہیں کر سکتے میرے جسم کا ذرہ ذرہ بھی اگر گویا ہو تو اس کے بحر عطایا کے ایک قطرہ کا شکریہ ادا نہ ہو سکے۔

ایسے خطرناک متلاطم سمندر میں سے جماعت کا جہاز گزرے۔ اور میرے جیسے ناتجربہ کار اور ناواقف اور کمزور ملاح کے ہاتھوں میں اس کی پتوار ہو اور پھر بھی کشتی سلامت گزر جائے۔ یہ کس

کا کام ہو سکتا ہے صرف خدا کا۔ خلیفہ اول ایک شان رکھتا تھا۔ اور اس کے کاموں کو اس کی طرف منسوب کیا بھی جا سکتا تھا۔ مگر میں کیا ہوں کہ کسی کو یہ خیال بھی گزر سکے۔ کہ اس فتنہ کے دور کرنے میں کچھ میرا بھی ہاتھ تھا۔ یہ طاقت نمائی شرک کے تمام شائبوں سے پاک تھی۔ اور انبیاء و اولیاء کا محبوب بے نقاب اس وقت دنیا پر ظاہر ہؤا۔ تاکہ ان شرک کے ایام میں لوگوں کو بتادے کہ ایک مٹی کے ڈلے اور لکڑی کے کندہ سے بھی میں وہ کام لے سکتا ہوں جو دنیا کے بادشاہ نہیں کر سکتے۔

میرے پیارے رب! تُو آپ ہی بتا کہ ہم کس طرح تیرے ان احسانات کا شکریہ ادا کریں۔ کیونکہ ہماری عقلیں کوتاہ اور ہمارے فہم کمزور ہیں۔ ہم تیرے پہلے بھی محتاج تھے۔ اور اب بھی محتاج ہیں۔ اور آئندہ بھی تیرے ہی محتاج ہوں گے۔ پھر ہمیں اے بادشاہ تجھ سے سوال کرنے میں کیا شرم ہو۔ وہ شخص جس نے کبھی سوال نہ کیا ہو شرماتا ہے لیکن جو ہر وقت مجسم سوال بنا رہے اسے سوال کرتے ہوئے کیا شرم آسکتی ہے۔ پس اے میرے رب! تیرے حضور میں عاجزانہ عرض کرتا ہوں اسے قبول فرما کہ بادشاہوں کے دروازوں پر سے گداگر خالی ہاتھ نہیں لوٹا کرتے۔ جس طرح تُو نے اس جماعت کے کثیر حصہ کو مجتمع اور متحد کر دیا ہے قلیل کو بھی ہمارے ساتھ ملا دے۔ میرے پیارے رب تُو جانتا ہے کہ مجھے اپنی بڑائی کی خواہش نہیں مجھے حکومت کا شوق نہیں لیکن جماعت کا اتحاد مجھے مطلوب ہے۔ اور تفرقہ کو دیکھ کر میرا دل بیٹھا جاتا ہے۔ پس خدایا اپنا فضل کیجئے میرے زخمی دل پر مرہم کافور لگایئے مجھے جو کچھ بھی حضور نے دیا امیدوں سے بڑھ کر دیا۔ مگر مولیٰ مجھے اس معاملہ میں حرص سے معذور رکھئے۔ ابھی میری حرص کی آگ نہیں بجھی اور میرے دل میں تڑپ ہے کہ کسی طرح سب کی سب جماعت پھر ایک سلک میں پروئی جائے اور ہم سب مل کر تیرے نام کو دنیا پر روشن کریں۔ طاقتور شہنشاہ یہ تیرے لئے کچھ مشکل نہیں۔ احمد کے نام کو دو ٹکڑے ہونے سے بچالے۔ پیارے یہ جماعت تیری پیاری جماعت ہے اور کون چاہتا ہے کہ اپنے پیاروں کے دو ٹکڑے ہوتے ہوئے دیکھے۔

میرے دوستو! خوب یاد رکھو کہ اللہ تعالیٰ کا ہاتھ بہت زبردست ہے تم اپنے مولیٰ کے سامنے گر کر آہ و زاری کرو اور دعاؤں میں لگ جاؤ تا یہ بادل سورج کے سامنے سے ہٹ جائیں۔ اور وہ پہلے سے بھی زیادہ دنیا کو روشن کرے۔ میں اس موقعہ پر اخبارات کے ایڈیٹران کو بھی مشورہ دیتا ہوں کہ وہ آئندہ منکران خلافت کے متعلق سخت کلامی کو ترک کر دیں۔ میں جانتا ہوں کہ جس کے ہاتھ پر انسان بیعت کر چکا ہو اس کے خلاف بات سننا مشکل ہوتا ہے۔ لیکن آپ لوگ نرمی سے کام

لیں اور سختی کو ترک کر دیں۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کا فضل اسی طرح نازل ہو گا۔ ہر ایک اعتراض کا جواب نہایت نرمی سے دیں۔ اور گالیاں دینا اور ٹھٹھا کرنا ان کے لئے چھوڑ دیں جن کو خدا نے اس کام کے لئے مقرر کیا ہے ورنہ یہ کیونکر معلوم ہو گا کہ حق پر کون ہے۔ اس کے ساتھ ہی میں جماعت کو ایک اور بات کی طرف بھی متوجہ کرنا چاہتا ہوں اور مجھے یقین ہے کہ آپ لوگ ضرور اس پر غور کریں گے اور جس طرح ایک پیاسا پانی کے چشمہ کو دیکھ کر اس کی طرف دوڑتا ہے اسی طرح آپ لوگ اس بات کے قبول کرنے کے لئے جلدی کریں گے۔ اور وہ یہ کہ کوئی قوم کبھی ترقی نہیں کرتی جب تک پورے زور سے تبلیغ کے کام کی طرف متوجہ نہ ہو۔ اور قرآن شریف نے تو مبلغین کے لئے اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ فرما کر فیصلہ ہی کر دیا ہے کہ مسلمانوں کی ترقی کا راز تبلیغ ہی ہے۔ تاریخ کا مطالعہ کر کے دیکھ لو کہ جب سے مسلمانوں نے تبلیغ کے فرض کو بھلا دیا ہے اسی وقت سے ان کی حکومت، عزت، دولت سب کچھ برباد ہونا شروع ہؤا ہے۔ پس آپ لوگ قطعاً اس کام سے غافل نہ ہوں تا ایسا نہ ہو کہ آپ کا قدم بھی پستی کی طرف چل پڑے۔

میں نے ۱۲/ اپریل کے جلسہ میں جماعت احمدیہ کے قائم مقاموں کے سامنے بیان کیا تھا کہ میرے دل میں تبلیغ کا ایسا جوش ہے کہ جس کی حدود میرے بیان میں نہیں آسکتیں اور یہ بھی بتایا تھا کہ انبیاء اور خلفاء کا پہلا کام ہی اللہ تعالیٰ نے یہ مقرر فرمایا ہے۔ اسی طرح مؤمنین کو حکم دیا ہے کہ ہر ایک جہاد فی سبیل اللہ میں مشغول رہے۔ لیکن میں نے اس وقت تک اس تحریک کے متعلق اس لئے کوئی اعلان شائع نہیں کیا کہ میں دعا میں مشغول تھا اور چاہتا تھا کہ اللہ تعالیٰ سے پہلے استخارہ کر لوں۔ بعد میں اس کام کے لئے آپ لوگوں کو بلاؤں گا۔ سو آج دعاؤں اور استخارہ کے بعد میں آپ لوگوں کو وہ پیغام حق پہنچاتا ہوں جو دنیا کے ابتداء سے اللہ تعالیٰ کے بندے پہنچاتے آئے ہیں۔ اور وہ یہ ہے۔ کہ

مَنْ اَنْصَارِیْٓ اِلَی اللّٰہِ

کون ہے جو خدا تعالیٰ کے دین کی اشاعت میں میرا مددگار اور معاون ہو۔

خوب یاد رکھو کہ جو شخص اس آواز کا جواب دے گا وہ اپنے رب سے اجر عظیم کا مستحق ہو گا۔ کیونکہ یہ میرا کام نہیں بلکہ خدا کا کام ہے اور اللہ تعالیٰ کسی کا احسان اپنے ذمہ نہیں رکھتا اگر تم ایک پیسہ اللہ تعالیٰ کے راستہ میں خرچ کرو گے تو اس کے بدلہ میں وہ تمہیں وہ کچھ دے گا جس کو تم گن بھی نہ سکو گے۔

دین اسلام اس وقت ایک خطرناک مصیبت میں ہے۔ اور اپنے اور پرائے سب اس کے دشمن ہو رہے ہیں۔ جو لوگ مسلمان کہلا رہے ہیں ان کے دل خود شکوک و شبہات کے پردوں میں لپٹے ہوئے ہیں اور وہ خود تیغ و سنان سے اسلام پر حملہ کر رہے ہیں۔ جو دشمن ہیں وہ تو دشمن ہی ہیں۔ جو کچھ بھی وہ کریں اسے کم سمجھنا چاہئے۔ اور اس خطرناک مصیبت میں اللہ تعالیٰ نے تم کو اس کام پر مقرر کیا ہے کہ دین اسلام کی حفاظت کرو اور اندرونی اور بیرونی دشمنوں کا مقابلہ کرو۔ پس اپنے فرض کو پہچانو اور غفلت کو ترک کردو۔ مال پھر بھی مل سکتا ہے لیکن یہ وقت پھر نہ ملے گا۔ بے شک آپ لوگوں پر چندوں کا بہت بوجھ ہے لیکن جو ثواب آپ جمع کر سکتے ہیں وہ ایسی بیش بہا چیز ہے۔ کہ آنے والی نسلیں اس پر رشک کریں گی اور بہت ہوں گے جو اپنی بادشاہتوں کو ترک کرنا بخوشی قبول کریں گے بشرطیکہ ان کو آپ کے ثوابوں میں سے ایک ہزارواں حصہ بھی دے دیا جائے۔ مجھے یقین ہے کہ بادشاہ اس مذہب کو قبول کریں گے اور سلطنتیں اپنے سر احمدیت کے آگے جھکائیں گی۔ لیکن جو رُتبہ اور مرتبہ آپ کے حصہ میں آیا ہے وہ ان کو نصیب نہ ہو گا۔ کیا یہ سچ نہیں کہ بڑے بڑے زبردست بادشاہ ابو بکرؓ اور عمرؓ بلکہ ابو ہریرہؓ کا نام لے کر بھی رضی اللہ عنہ کہہ اٹھتے رہے ہیں اور چاہتے رہے ہیں کہ کاش ان کی خدمت کا ہی ہمیں موقعہ ملتا۔ پھر کون ہے جو کہہ سکے کہ ابو بکر اور عمر اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم نے غربت کی زندگی بسر کر کے کچھ نقصان اٹھایا۔ بے شک انہوں نے دنیاوی لحاظ سے اپنے اوپر ایک موت قبول کرلی۔ لیکن وہ موت ان کی حیات ثابت ہوئی اور اب کوئی طاقت ان کو مار نہیں سکتی۔ وہ قیامت تک زندہ رہیں گے۔ پس تمہارے لئے بھی وہ دروازے کھولے گئے ہیں۔ اخلاص اور ثواب کی نیت سے اللہ تعالیٰ کے دین کی تائید میں ایک دوسرے سے بڑھ کر حصہ لو۔ کیونکہ جو جس قدر موت اپنے لئے قبول کرے گا اسی قدر زندگی اس کو دی جائے گی۔ خدا کے قرب کے دروازے کھلے ہیں اور کوئی قوم نہیں جو ان کے اندر داخل ہونے کی خواہشمند ہو۔ ایک تم ہی تم ہو۔ پس ایک جست کرو اور اندر داخل ہو جاؤ۔

اسلام اور احمدیت کی اشاعت خدا کا کام ہے مگر وہ اپنے بندوں کو موقعہ دیتا ہے کہ وہ بھی ثواب حاصل کرلیں۔ آپ لوگوں نے کل دنیا کے مقابلہ میں اپنے اخلاص اور نیک نیتی کو مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانے میں بالا ثابت کر کے دکھا دیا۔ پھر خلیفہ اول کے وقت میں تمہارا قدم آگے سے بھی زیادہ تیز پڑنے لگا۔ کیونکہ تم نے دیکھا۔ کہ دشمن ہم پر خوش ہے اور ہماری تباہی کا منتظر ہے۔ پس تم نے نہ چاہا کہ اسے تم پر ہنسنے کا موقعہ ملے۔ اب ایک تیسرا عہد آپ نے باندھا ہے اور میں امید

کرتا ہوں کہ اب آپ اور بھی زیادہ جوش سے کام لیں گے۔ میرا خدا میرا مددگار ہے۔ جو کام اس نے میرے سپرد کیا ہے وہ اس کے پورا کرنے کے لئے خود ہی سامان پیدا کر دے گا اور مجھے یقین ہے کہ اگر زمین میری مدد نہ کرے گی تو آسمان میرا ہاتھ بٹائے گا اور اللہ تعالیٰ سعید روحوں کو خود الہام کر دے گا کہ وہ میری آواز پر لبیک کہیں۔

اس وقت دشمن کہہ رہا ہے کہ اب احمدیت گئی لیکن اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ آگے سے بھی زیادہ اسے ترقی دے اور اسلام کے شیدا خوش ہو جائیں کہ اب خزاں کے بعد بہار آنے والی ہے اور مسیح موعودؑ کے وعدوں کے پورے ہونے کے دن آگئے ہیں۔ خدا تعالیٰ اپنے مأمور اور اس کے اول خلیفہ کی دعاؤں کو ضائع نہیں کرے گا۔ اور ضرور اسلام کی مصیبت کو دور کر دے گا۔ پس اللہ تعالیٰ نے اس کام کو پورا کرنے کے لئے میرے دل میں ڈالا ہے کہ میں اب اسلام اور احمدیت کی اشاعت کے لئے خاص جدوجہد کروں۔ اور میں نے فی الحال اندازہ لگایا ہے کہ اس کام کا ایک سال کا خرچ بارہ ہزار (۱۲۰۰۰) روپیہ ہو گا میں نے روپیہ کے انتظام کیلئے ایک کمیٹی مقرر کی ہے جس میں مجلس معتمدین کے کل وہ ممبران شامل ہوں گے جو بیعت کر چکے ہیں اور ان کے علاوہ کچھ اور دوست بھی شامل کئے جائیں گے لیکن ان کے نام بعد میں شامل کروں گا۔ اس انجمن کا کام اشاعت اسلام کے روپیہ کا انتظام کرنا' اس کا حساب وکتاب رکھنا اور اشاعت اسلام پر اس روپیہ کو میری ہدایات کے ماتحت خرچ کرنا ہو گا۔ زکوٰۃ کا روپیہ بھی اسی انجمن کے پاس جمع ہو گا۔ اور میں اس انجمن کا سیکرٹری مولوی شیر علی صاحب بی اے کو مقرر کرتا ہوں۔ انہیں کے دستخطوں سے روپیہ بھیجنے والوں کو رسیدیں ملیں گی۔ اس انجمن کا نام ایک پرانی خواب کی بناء پر انجمن ترقی اسلام رکھا جاتا ہے۔

میں نے بہت دعاؤں کے بعد اس بات کا اعلان کیا ہے اور اللہ تعالیٰ سے امید ہے کہ وہ میری دعاؤں کو ضرور قبول کرے گا اور خود اشاعت اسلام کے لئے سامان کر دے گا اور جو لوگ اس کام میں میرا ہاتھ بٹائیں گے ان پر خاص فضل فرمائے گا۔

میرے دوستو! بارہ ہزار (۱۲۰۰۰) روپیہ سالانہ کی رقم بظاہر بہت معلوم ہوتی ہے۔ لیکن جس رب نے مجھے اس کام پر مقرر کیا ہے اس کے سامنے کچھ بھی نہیں۔ وہ بڑے خزانہ والا ہے۔ وہ خود آپ لوگوں کے دل میں الہام کرے گا۔ اور آپ ہی اسکے لئے سامان کر دے گا۔ میں نے اس کام میں حصہ لینے والوں کے لئے بہت دعا کی ہے اور میں یقین کرتا ہوں کہ جو شخص جس جوش اور اخلاص سے آگے بڑھے گا خدا تعالیٰ کا فضل بھی اسی مقدار میں اپنے ساتھ دیکھے گا۔ یہ مال و متاع اسی جگہ رہ

جائے گا۔ اور خدا تعالیٰ کے سامنے تو نیک اعمال ہی جائیں گے پس دین اسلام کے لئے اپنے اموال کی کچھ پرواہ نہ کرو۔ کیا آج تک اللہ تعالیٰ نے آپ سے بخل کیا ہے کہ آئندہ کرے گا۔

تمام جماعتوں کے سکرٹریوں کو اور ان لوگوں کو جن کو خدا تعالیٰ اس کام کے لئے ہمت دے چاہئے کہ فوراً اس اعلان کے پہنچتے ہی دوستوں کو سنائیں اور خاص طور پر تحریک کر کے چندہ بھجوائیں تاکہ فوراً کام شروع کر دیا جائے۔ روپیہ براہ راست میرے نام بھیجیں۔ کیونکہ اس سے دعا کی تحریک ہوتی ہے ہاں رسید اس انجمن کے سیکرٹری مولوی شیر علی صاحب بی اے کے دستخط سے روانہ ہوگی۔ کیونکہ حساب و کتاب انہیں کے زیر نگرانی ہوگا۔

جماعت کے مخلصین کے لئے یہ ایک امتحان کا موقعہ ہے اور مجھے یقین ہے کہ وہ غیر معمولی اخلاص کا نمونہ دکھائیں گے۔ ہاں یہ بات یاد رکھنی چاہئے کہ انجمن کے ماہوار چندوں پر اس چندہ کا کوئی اثر نہ پڑے۔ اور جو شخص ان چندوں میں کمی کر کے اس طرف چندہ دے گا وہ خدا تعالیٰ کے نزدیک زیر مؤاخذہ ہوگا کیونکہ وہ وعدہ خلافی کرے گا اور یہ دانائی سے بعید ہے۔ کہ ایک بچہ کو بچانے کے لئے دوسرے بچہ کو قتل کیا جائے۔ پس جو کچھ دو ماہوار چندوں سے زائد دو اور اس بات کو مدنظر رکھو کہ خدا تعالیٰ کبھی اس ایثار کو ضائع نہیں کرے گا بلکہ آپ دیکھیں گے کہ خدا تعالیٰ کا ہاتھ آپ کے اندر کام کرتا ہوگا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ انصار اللہ کہلانا کچھ چھوٹا سا انعام نہیں پس آؤ تم سب انصار اللہ بن جاؤ اور اپنے اموال اور اپنی جانوں سے اشاعت اسلام میں لگ جاؤ۔ خدا تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔

نوٹ:- جس قدر تجاویز ۱۲ اپریل کے جلسہ میں ہوئی تھیں ان سب کا انتظام میں اس انجمن کے سپرد کرتا ہوں جس کے ممبر تا اطلاع ثانی یہ اصحاب ہوں گے۔

حضرت مولوی سید محمد احسن صاحب۔ نواب محمد علی خان صاحب۔ سید حامد شاہ صاحب۔ مولوی شیر علی صاحب بی اے۔ مرزا بشیر احمد صاحب۔ ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب اسسٹنٹ سرجن۔ ڈاکٹر رشید الدین صاحب اسسٹنٹ سرجن پنشنر۔ سیٹھ عبد الرحمٰن صاحب۔ حاجی اللہ رکھا مدراس اور اسی وقت تک اس انجمن کی علیحدہ ضرورت ہوگی جب تک کہ مجلس معتمدین کا انتظام باقاعدہ نہ ہو۔ جب انشاء اللہ مجلس معتمدین کی مناسب اصلاح ہو جائے گی تو پھر اس انجمن کی علیحدہ ضرورت نہ ہوگی بلکہ یہ کام بھی اسی کے سپرد کر دیا جائے گا۔

آخر میں میں سب مبائعین کو پھر ہدایت کرتا ہوں کہ خدا تعالیٰ کے فضل پر بھروسہ کر کے اس

رقم کو جلد مہیا کرنے کی کوشش کریں۔ اور دشمنان سلسلہ پر ثابت کردیں کہ خدا تعالیٰ کے فضل سے ہمارے جوش کم نہیں ہوئے بلکہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں اخلاص میں اور بھی زیادہ کردیا ہے

یہ بھی یاد رہے کہ اشاعت اسلام کے اس خاص چندے کے علاوہ جو رقوم آپ لوگ اشاعت اسلام میں ماہوار یا کبھی کبھی صدر انجمن میں دیتے تھے اس کو بھی اس مد میں منتقل کردیں تاکہ یکجائی طور پر اس کام کو پورا کیا جائے۔

اللہ تعالیٰ آپ لوگوں کے ساتھ ہو۔ اور اس کی تائیدات اور نصرتیں آپ کے شامل حال ہوں والسلام۔

خاکسار
مرزا محمود احمد

نوٹ :۔ انجمن ترقی اسلام کے قیام کے بعد کسی الگ تحریک کی ضرورت نہیں اس لئے میں دعوت الی الخیر کا روپیہ بھی جو اس کام کے لئے جمع ہو رہا تھا اس انجمن کے سیکرٹری کو سپرد کردوں گا۔ جو چھ سو سے کچھ زائد ہے اور جو دوست اس فنڈ میں کچھ رقم بھیجا کرتے تھے۔ وہ ان رقموں کو اب انجمن ترقی اسلام ہی کی طرف منتقل کردیں۔ تاکہ سب کام یکجائی طور پر ہو۔ مرزا محمود احمد

غموں کا ایک دن اور چار شادی

فَسُبۡحَانَ الَّذِیۡ اَخۡزَی الۡاَعَادِیۡ

یہ اعلان شکریہ کاتب کو دینے سے پہلے میں نے عصر کے بعد درس قرآن کے وقت جماعت قادیان کو سنادیا تھا تاوہ بھی اس تحریک میں حصہ لینے کے لئے تیار ہو جائیں سو اللہ تعالیٰ نے قادیان کی غریب جماعت کے دلوں میں وہ اخلاص اور جوش بھر دیا اور ان کے دل اپنے خالق اور رازق کے نام کو دنیا میں پھیلانے کے لئے ایسے بیتاب ہو گئے کہ دوسرے دن جمعہ کی نماز کے بعد انہوں نے ایک عام جلسہ کیا اور تین ہزار (۳۰۰۰) روپیہ کے قریب چندہ کے وعدے لکھوائے گئے اور ابھی تک برابر کوشش ہو رہی ہے اور قادیان کے دوست چاہتے ہیں کہ اول تو میری اعلان کردہ رقم یعنی بارہ ہزار روپیہ کُل کا کُل ضلع گورداسپور کی طرف سے پیش کیا جائے یا کم سے کم نصف یعنی چھ ہزار تو ضرور وہ مہیا کریں اور میں اللہ تعالیٰ پر یقین رکھتا ہوں کہ وہ ان کی کوششوں کو بار آور فرمائے گا۔ اور وہ دونوں رقموں میں سے ایک کو ضرور جمع کرلیں گے۔ اس وقت تک پانچ سو روپیہ سے زائد وصول بھی ہو چکا ہے اور ہر روز چندہ میں ترقی ہو رہی ہے قادیان کی غریب جماعت کا یہ نمونہ ایک ایسا نمونہ ہے کہ میں امید کرتا ہوں کہ باہر کی جماعتیں بھی اسی نمونہ پر چلیں گی میں نے دیکھا کہ بعض لوگوں نے اپنی کل کی کل زمین تبلیغ اسلام کے لئے دے دی اور بعض نے اپنا کل اندوختہ اس کام کے لئے نذر کر دیا اور میں اس ایثار کو دیکھ کر اس بات سے باز نہیں رہ سکتا کہ اپنے مولیٰ کا پھر شکریہ ادا کروں جس نے اپنے فضل سے میری تحریر میں اس قدر اثر رکھا کہ ابھی وہ شائع بھی نہیں ہوئی کہ مطلوبہ رقم کے چوتھائی حصہ کے وعدے پہلے ہی ہو گئے اور صرف ایک ضلع کے لوگ اس کو پورا کرنے کے لئے تیار ہو گئے اور پھر اس کام کے کرنے والی وہ جماعت ہے جس کی نسبت کہا جاتا ہے کہ وہ روٹیوں کے لئے قادیان میں آپڑے ہیں کاش اس ایثار کے لوگ اور بھی کثرت سے ہوں تا سلسلہ احمدیہ جلد جلد ترقی کی شاہراہ پر قدم مارے۔

میرے پیارے رب نے اس وقت مجھے ایک سبق دیا ہے اور وہ یہ کہ میں نے جماعت کے فتنہ کو دیکھ کر خوف کیا تھا کہ بارہ ہزار روپیہ بھی وہ دے سکے گی یا نہیں۔ مگر اللہ تعالیٰ نے مجھے بتایا کہ جب اس سب کام کے ہم خود ذمہ دار ہیں تو فتنہ کا ہونا یا نہ ہونا کیا اثر رکھتا ہے۔ بعض لوگوں نے کہا تھا کہ ہم چندہ بند کر دیں گے اور خود بخود یہ سب کام آپ بند ہو جائیں گے اور خلافت کے ماننے والوں کو

ہوش آجائیں گے اور بعض نے اعلان کر بھی دیا کہ قادیان میں کوئی چندہ نہ بھیجا جائے لیکن اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ ایسے لوگوں کا جھوٹ ثابت کرے اور وہ ہمیں اپنی بے انتہاء قدرت کا ایک روشن نشان دکھانا چاہتا ہے مبارک وہ جو اس سے فائدہ اٹھائے۔

دنیاوی حکومتوں کی ساکھ ان کے قرضہ سے پتہ لگتی ہے کیونکہ جب ان میں ضعف پیدا ہو جائے تو ان کو قرضہ مشکل سے ملتا ہے۔ لیکن جب وہ طاقتور ہوں تو وہ اگر ایک کروڑ کا اعلان کرتی ہیں تو ان کو دس کروڑ روپیہ دینے کو لوگ تیار ہو جاتے ہیں۔ اور اس وقت بھی جبکہ اس الٰہی سلسلہ کی ساکھ پر لوگ معترض تھے اور کہتے تھے کہ اب یہ سلسلہ گیا۔ اور بعض اپنے لوگ ہی اس بات کے مدعی تھے کہ ہمارے علیحدہ ہوتے ہی یہ سب کام تباہ ہو جائے گا۔ خدا تعالیٰ اس جماعت کی ساکھ قائم کرنا چاہتا ہے اور اس غریب جماعت کے ہاتھوں سے جسے نادان اور جاہل اور کم فہم کہہ کر ہنسی اور ٹھٹھا کیا جاتا ہے اپنی شان دکھانا چاہتا ہے اور مجھے اللہ تعالیٰ سے امید ہے کہ وہ خود جماعت کے دلوں میں تحریک کرے گا اور میری اعلان کردہ رقم سے بھی پانچ چھ گنا زیادہ روپیہ فراہم کر دے گا اور میرا ارادہ ہے کہ انشاء اللہ زائد رقم سے ہم تبلیغ کے کام کو اور بھی وسیع پیمانہ پر جاری کریں۔ اور اسے غیر مترقبہ ضروریات کے لئے علیحدہ کر دیں اور آئندہ کے لئے اللہ تعالیٰ کے فضل سے مجھے امید ہے کہ بارہ ہزار (۱۲۰۰۰) روپیہ سالانہ سے بھی زیادہ کا انتظام بغیر کسی زائد بوجھ کے ہو جائے گا مگر میں اس امر کی تفصیل کہ کس طرح معمولی چندوں میں سے یہ کام بھی پورا ہو جائے گا یا صرف ایک قلیل رقم زائد کرنی پڑے گی جس سے انشاء اللہ تعالیٰ سب کام چل جائیں گے کسی آئندہ وقت شائع کرونگا ہاں اس وقت صرف اتنا کہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ اس سلسلہ کا حامی ہے اور وہ خود ہماری سب ضروریات کا کفیل ہو گا ہمارے بعض دوست ہم سے الگ ہوئے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہم کوئی روپیہ نہ دیں گے مگر وہ یاد رکھیں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں نئے آدمی دے گا جو یُحِبُّهُمْ وَ يُحِبُّوْنَهٗ والی جماعت ہوگی اور وہ اس باغ میں ایک درخت کے بدلے ہزار درخت لگائے گا بلکہ اس سے بھی زیادہ جن کے پھل ان مقطوعہ درختوں کے پھلوں سے بہت زیادہ شیریں ہوں گے۔

آخر میں بطور تحدیث نعمت یہ بھی لکھ دینا چاہتا ہوں کہ مردوں کے علاوہ قادیان کی عورتوں نے بھی اس تحریک میں خاص حصہ لیا ہے قریباً پچیس روپیہ ماہوار کے وعدے کئے ہیں جو امید ہے اور بھی زیادہ ترقی کریں گے آئندہ بارہ ہزار سالانہ کی رقم میں سے علاوہ اس یکمشت چندہ کے جو ضلع گورداسپور کی جماعت انشاء اللہ قریباً اس سال دے گی قریباً اڑھائی ہزار روپیہ سالانہ وہ ہمیشہ

ادا کرتی رہے گی اور جماعت کی ترقی پر یہ رقم بھی زیادہ ہوتی رہے گی انشاء اللہ تعالیٰ۔

والسلام

خاکسار خادم سلسلہ احمدیہ

مرزا محمود احمد